

موجودہ ملکی صورت حال اور ہماری ذمہ داری

بالآخر باب فکرو دانش کے خدشات درست ثابت ہوئے۔ کل تک جن باتوں کی حساسیت سے حکمرانوں کو آگاہ کیا جاتا رہا، آج وہ حقیقت کا روپ دھار چکی ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں اس وقت شدید اضطراب کی کیفیت ہے۔ ماضی میں اہل نظر جن جن اندیشوں اور خطرات کی مسلسل نشاندہی کرتے آئے ہیں، آج قراءتِ نبض کے کئیں اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ حقانی نیٹ ورک کا ہوا کھڑا کر کے، مادر وطن کو دیوار سے لگانے کی تمام تر کاوشیں اس وقت اپنے جوہن پر ہیں۔ امریکا افغانستان میں اپنی ناکامی کا لمبہ مکمل طور پر پاکستان کے سر ڈالنا چاہتا ہے۔ یوں خطے میں خلفشار و انتشار کا ایک نیا باب کھلنے کا اندیشہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ملکی سلامتی اور قومی خود مختاری کو لاحق خطرات کے پیش نظر، یہ امر خوش آئند ہے کہ سیاسی و عسکری قیادت ایک متفقہ موقف پر جمع ہو گئی ہے، جو اپنی جلد قابلِ تحسین ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ مشن کیلئے سب سے صحیح معنوں پر عمل درآمد ہو سکے گا؟ جبکہ پارلیمنٹ کی گزشتہ قراردادوں کا نتیجہ ڈھاک کے تین بات سے زیادہ اختلاف نہیں نکلا ہے۔ تازہ اظہارِ یہ ہے کہ کئی سماجی کانفرنس کے اگلے دن ہی امریکی قزاق طیاروں نے پاکستانی سرحدوں میں داخل اندازی کرتے ہوئے حملہ کیا ہے۔ امریکا کا یہ نئی اقدام اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ وہ کس حد تک ہماری ملکی قیادت کی آواز کو اہمیت دیتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اربابِ اقتدار کے نامناسب اقدامات، غلط پالیسیوں کے تسلسل اور امریکی چوکھٹ پر سجدہ ریزی نے ہمیں یہ دن دیکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ان حالات میں سنجیدہ و ہمیدہ حلقوں کا یہ کہنا بجائے کہ موجودہ گرداب سے نکلنے کے لیے، ملکی مفاد و آزادی کو مد نظر رکھتے ہوئے سنجیدہ، ٹھوس اور جامع پالیسیاں تشکیل دینا ہوں گی۔ اس کے بغیر کسی عمدہ نتیجہ کی توقع رکھنا محض خام خیالی ہی شمار کی جاسکتی ہے۔

امریکا پاکستان میں جس حقانی نیٹ ورک کی موجودگی کا ڈھنڈورا پیٹنے میں مصروف ہے اور شب و روز آئی ایس آئی پر اس کی خفیہ اعانت کا الزام عائد کر رہا ہے، اس کے سربراہ سراج الدین حقانی کا کہنا ہے: ”پاکستان میں ان کے کوئی ٹھکانے نہیں۔ وہ دن گئے جب پاک افغان سرحدی علاقوں میں ان کے ٹھکانے تھے۔ اور اب وہ خود کو افغانستان میں زیادہ محفوظ سمجھتے ہیں، جہاں افغان عوام، سٹنٹرو فوجی و پولیس افران ان کے ساتھ ہیں، حکومت میں بھی ایسے مخلص لوگ ہیں جو طالبان کے وفادار ہیں۔“ اس وضاحت کے بعد اس امر میں کیا شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ امریکا ایک تیر سے دو ٹکڑا کھیلنا چاہتا ہے۔ واضح رہے کہ حالیہ پاک امریکا کشیدگی نے بھارت کو بھی خوب شدہ دی ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ ایس ایم کرشنا نے جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر، امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن کو پاکستان مخالف کارروائی میں بھرپور

مدد کی یقین دہانی کرائی ہے۔ اپنے ایک اظہار یہ میں کرشنا کا کہنا تھا: ”بھارت ایک عرصے سے اپنے بیانات کے ذریعے اپنے اتحادی امریکا کو یہی باور کرانے کی کوشش میں مصروف تھا کہ آئی ایس آئی کے دہشتگرد و پوٹوں سے روابط ہیں، بھارت کے لیے یہ خوشی کا مقام ہے کہ امریکا آئی ایس آئی اور حقانی نیٹ ورک کے درمیان روابط کے بارے میں آگاہ ہے۔ اور اس کو آئی ایس آئی کی حقیقت کا علم ہو چکا ہے۔“

امریکا کی دو عملی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک طرف وہ پاکستان پر سنگین نوعیت کے الزامات عائد کر رہا ہے تو دوسری طرف تزویراتی تعلقات کو برقرار رکھنے پر بھی مصر ہے۔ ایک سمت وطن عزیز کو نفسیاتی دباؤ اور سفارتی محاذ پر پھپھائی سے دوچار کر کے عالمی سطح پر تنہا کرنا چاہ رہا ہے۔ تو دوسری جانب عالمی برادری کو اپنا ہم نوا بنانا کر کے پاکستان کے گرد گھیراؤ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ جس کی تازہ ترین مثال افغان صدر حامد کرزئی کا بیان ہے۔ جس کے پوشیدہ مضمرات و حقائق اس خاکہ کے رنگوں کو کافی حد تک ظاہر کر رہے ہیں۔ دھونس اور لالچ کی یہ امریکی پالیسی جلد یا بدیر ناکامی و خفّت سے دوچار ہوگی۔ بشرطیکہ حکمران اور فوجی قیادت پوری ایمانی جرأت، شجاعت اور وقار کے ساتھ امریکی دباؤ کے سامنے ڈٹ جائیں۔ اس صورت میں پوری پاکستانی قوم ان کی پشت پر کھڑی ہوگی۔ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ شروع دن سے ملک عزیز کئی حوالوں سے صیہونی گماشتوں کا ہدف رہا ہے۔ اب بھی پیش آمدہ واقعات و احوال کو اسی تسلسل کی ایک نئی کڑی سمجھا جاسکتا ہے۔ اقتصادی، معاشرتی، دفاعی اور انتظامی جہتوں سے ارض پاک کی جڑیں کھوکھلی کرنے کا سلسلہ گزشتہ چھ عشروں سے جاری ہے۔ پچھلے دس برسوں کے دوران اس مہم جوئی میں حیرت انگیز اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ملک کے موجودہ نازک ترین حالات، روز بروز پیدا ہونے والے مسائل و مصائب اور عدم استحکام سے دوچار ہوتی ملکی صورت حال، اس بات کی متقاضی ہیں کہ ہم نئے سرے سے صف بندی کریں۔

اس تناظر میں حکمرانوں سے لے کر عوام الناس تک اور اعلیٰ سے لے کر ادنیٰ تک، ہر ایک پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ باہم ہر قسم کے جماعتی، گروہی، لسانی اور نسلی اختلافات و نزاعات کو پس پشت ڈالا جائے۔ ہر سطح پر اتحاد و اتفاق، یکجہتی اور عدم انتشار کا ثبوت پیش کرتے ہوئے اپنی صفوں کو منظم و متحد کیا جائے۔ یہ وقت ذاتی اغراض اور مخصوص مقاصد کو ترجیح دینے کا ہرگز نہیں، بلکہ ایثار و وفا اور وطن عزیز کے تحفظ و بقا کی خاطر یک آواز ہونے کا ہے۔ ایسی پر آشوب گھڑیوں میں جب دشمن بڑی ہوشیاری اور عیاری سے اپنے پتے کھیل رہا ہے، ہمارا آپس میں اختلاف و انتشار خاتم بدہن کسی بڑے نقصان کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اور آپ، اپنے ظاہر و باطن کو خوف الہی، اسوہ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور تعلیمات اسلام سے آراستہ و پیراستہ کریں۔ شریعت مطہرہ کی پاکیزہ تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جائے۔ اگر ہم شعائر اللہ کی عظمت و اہمیت کو پہچانیں، احکام ربانی سے سرمو انحراف سے گریز، معاشرے میں سکھ رائج الوقت بن جانے والے گناہوں اور مصیبتوں سے اجتناب اور نیکیوں کی فضا قائم کریں، تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ نصرت ایزدی ہمارے ہمراہ نہ ہو اور ہم طاغوتی آلہ کاروں کے سامنے کامیاب و سرخرو نہ

ہو سکیں۔ اللہ رب العالمین مملکت خداداد کی جغرافیائی و نظریاتی سرحدوں کی حفاظت فرمائیں۔ آمین